السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تہجد سفر یا بیماری یا نیند کی غفلت وغیرہ سے چھوٹ جائے اور وتر کا وقت بھی نہ ہو تو کیا کرے ؟ نماز قضا کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں ؟ وتر نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا تو کیا کرے سجدہ سہو کرکے سلام پھیرے یا دہرا دے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر یا بیماری یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ دن میں قضا کرے .

(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا) (الفرقان آیت نمبر 62) (1)

حضرت عایشہ فرماتی ہیں کہ : ''جب آپ کی تہجد کی نماز بیماری اور درد وتکلیف یا نیند کی وجہ سے چھوٹ جاتی تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے ،، مسلم (کتاب الصلاۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل (746) 1/513 (2) ترمذی (کتاب الصلاۃ باب إذا نام عن صلاتہ باللیل (445) 306/2) ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : جس شخص کا رات کا وظیفہ اور ورد (تہجد کی نماز تلاوت قرآن) نیند کی وجہ سے فوت ہوگیا، اور اس نے ظہر کی نماز سے پہلے اس کی قضاء کرلی تو گویا رات میں اپنے وقت میں ادا کیا ،، ۔ (مسلم : کتاب (3) الصلاۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل (447) 2 515).

،، وتر کی نماز کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا ضروری ہے آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''من نام عن الوتر ونیسہ فلیصل اذا ذکروإذا إستیفظ (4)

ترمذی ابوداوَد وغیرہ (کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر اونیساہ (465) 2/330) بلاعذر شرعی فرض نماز کو وقت سے موٴخر کردینا گناہ ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں) : جو قاعدہ وضو کرکے پورے خضوع اور تعدیل ارکان کے ساتھ ان نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرے گا ، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا ، اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ مشیئت الہی کے ماتحت ہے ۔ معاف کردے یا عذاب میں بتلا کرے ،، ۔ (ابوداوَد (کتاب الصلاۃ باب فی المحافظة علی وقت الصلاۃ (425) 1/296) موطا مالک (باب الامر بالوتر (266) ص :90) ۔

واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے صرف سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ، نماز کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اور رکن (فرض یا شرط) کے چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور نماز لوٹانی پڑتی ہے ۔ دعائے قنوت نہ واجب ہے اور نہ رکن اس لیے اس کو بھول کر چھوڑ دینے کی صورت میں نہ سجدہ سہو ضروری ہے اور نہ نماز لوٹانے کی ضرورت ہے ۔ (محدث دہلی ج :8 ش :3 جمادی الاول 1359ھ جولائی 1940ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 323

محدث فتویٰ